بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۵۴ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

فی پرچہ ۳۵ پیسے

قیمت

جلد ۶۷/۳۲	۹ شوال ۱۳۹۸ھ ۱۳ تبوک ۱۳۵۷ہش ۱۳ ستمبر ۱۹۷۸ء	نمبر ۲۰۸

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اِسلام کی ترقّی کے لئے اپنے اَموال خرچ کرو

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر سات سو گُنا زیادہ ثواب ملتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (البقرہ: ۱۹۶)

ترجمہ:۔ اللہ کے راستے میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو اور احسان سے کام لو اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبْعُمِائَۃِ ضِعْفٍ۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گُنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گذارہ کے لئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائیداد اس سے زیادہ ہے۔ پھر میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بیقرار ہو جاتی ہے۔ ... جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔

اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گُنا برکت دوں گا۔ دُنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسّر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، ۳۹۴)

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر سفرِ یورپ پر ہیں۔ اِن دنوں حضور انگلستان میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی خاص تائید و نصرت کا سایہ حضور کے سر پر رکھے اور حضور بخیریت واپس تشریف لائیں۔

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ سر درد بھی ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ عابدہ ایم۔ایس سی لیکچرار (حساب) جامعہ نصرت ربوہ اہلیہ عزیزم حافظ مظفر احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ شدید بیمار ہے اور امریکن مشن ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی
نائب ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ احمدیہ کراچی کا نکاح محترمہ شوئی جن فانگ بنت شوئی سہہ چین امام مسجد کونجی (چین) کے ہمراہ مورخہ ۱۲۔اگست ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے احمدیہ مسجد مبارک ڈرگ روڈ کراچی میں پڑھا اور اسی دن رخصتانہ عمل میں آیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مثمر ثمرات حسنہ کرے اور اسے اسلام کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(محمد علی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲ ــ ۳ر اگست تا ۷ر اگست ۱۹۷۸ء (قسط دوم)

کوپن ہیگن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں ڈنمارک میں مقیم پاکستانی احمدی احباب سے حضور کا روح پرور خطاب

دورہ ڈنمارک سے متعلق وہاں کے قومی اور مقامی اخبارات میں خبروں اور تصاویر کی اشاعت

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

دعوتِ عصرانہ میں شمولیت

۵ر اگست۔ صبح دس بجے حضور مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے اور احباب سے مختلف موضوعات پر ایک گھنٹے تک گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ بعض اہم جماعتی اور دینی امور سرانجام دینے میں مصروف رہے۔

اسی روز سات بجے شام حضور کے اعزاز میں مشن ہاؤس کے میٹنگ ہال میں دعوتِ عصرانہ دی گئی جس میں پاکستانی اور ڈینش احمدی دوستوں کے علاوہ بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم معززین نے بھی شمولیت کی۔ شہد کے تحقیقاتی ادارے Propolice کے ڈائریکٹر Mr. K. LUND AAGAARD اپنی بیگم اور صاحبزادی کے ساتھ شامل ہوئے۔ مسٹر پیٹرسن جو عیسائی مشنری اور قلمکار ہیں اور Mr. Harly Foged (ہارلے فوجے) جو فری لانسر صحافی ہیں بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ دو سال ہوئے مسٹر ہارلے ربوہ بھی گئے تھے اور حضور سے ملاقات کر چکے تھے۔ دعوت کے دوران حضور کی مسٹر پیٹرسن اور مسٹر ہارلے سے قریباً ایک گھنٹے تک عیسائیت کی روبہ انحطاط حالت اور اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ مسٹر پیٹرسن نے شروع میں تو عیسائیت کی بڑی تعریف کی لیکن حضور نے جب اقوات کی روشنی میں عیسائیت کا بطلان بدلائل ثابت کیا تو وہ لاجواب ہو گئے۔

اس دعوت کے انتظامات میں برادرم مکرم سید مبشر احمد سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ، محمود احمد ورک، منظور احمد چوہان اور ہمارے ڈینش احمدی نوجوان مسٹر ابراہیم لوم ہولٹ نے بڑی تندہی سے مشن کا ہاتھ بٹایا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

انفرادی اور فیملی ملاقاتیں

۶ر اگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیارہ بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک احباب جماعت کو انفرادی طور پر ملاقات کا شرف بخشا۔ اکثر پاکستانی دوست اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ حضور نے باری باری سب سے ملاقات فرمائی۔ مقامی دوستوں کے علاوہ مالمو (سویڈن) سے بھی کئی دوست حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

نماز ظہر کے بعد حضور نے گیمبیا کے ایک احمدی دوست مکرم ماجا سکو فسکو صاحب اور ان کی سویڈش بیوی کو ملاقات کا موقع دیا۔ سکو نسکو صاحب سویڈن کے شہر Lund سے تشریف لائے تھے۔ جہاں وہ مختلف زبانوں کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نماز عشاء سے پہلے حضور نے چند پاکستانی احمدیوں اور ان کے خاندانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ وہ دن کے وقت بعض مجبوریوں کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے تھے۔

پاکستانی احمدی دوستوں سے حضور کا روح پرور خطاب

سات بجے شام حضور نے پاکستانی احمدیوں کے ایک اجتماع سے مسجد نصرت جہاں میں ایک نہایت ہی روح پرور خطاب فرمایا جو قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ حضور کے خطاب سے پہلے تلاوتِ قرآن کریم ہوئی جو مکرم میر مسعود احمد صاحب امام مسجد نصرت جہاں نے کی۔ ازاں بعد حضور نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا ڈنمارک کی جماعت احمدیہ کے اکثر دوست پاکستان یا دوسرے ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں کام کر رہے ہیں آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ اس ملک کی مہربانی ہے کہ انہوں نے آپ کو یہاں کام کرنے کا موقع دے رکھا ہے۔ آپ کا ان پر تو کوئی حق نہیں ہے۔ جب تک یہ لوگ آپ کو یہاں رہنے دیں اس وقت تک یہاں رہیں اور جب کہیں چلے جاؤ تو یہ خیال کر کے چلے جائیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے اور رزق خدا تعالیٰ دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا دوسرے یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو پیسہ بڑی محنت اور تکلیف اٹھا کر کمایا جاتا ہے وہ یونہی ادھر ادھر خرچ نہیں کر دینا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا میں اپنے عزیزوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ قیمتی موقع پیدا کیا ہے تم اپنے ملک کی نسبت یہاں زیادہ پیسے کما رہے ہو اسلئے تم اپنے پیسے کی حفاظت بھی کرو۔ اسلام نے ہر قسم کے اسراف سے منع کیا ہے۔ اگرچہ ہمارا آخری توکل اپنے رب پر ہے اور وہی ہمارا رازق ہے لیکن وہ رازق خدا ہی ہمیں یہ کہتا ہے کہ جو پیسہ تمہیں دوں اس کی حفاظت کرو اور اس کے خرچ کرتے وقت افراط اور تفریط کی راہوں اختیار نہ کرو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جہاں ضرورت ہے وہاں خرچ کرنے میں بخل نہ کریں اور جہاں ضرورت نہیں وہاں محض اسلئے کہ پیسہ آیا ہوا ہے خرچ کر کے مسرف نہ بنیں۔

تاریخ احمدیت کا مطالعہ ضروری ہے

حضور نے فرمایا ترقی کرنے والی قومیں اپنی تاریخ کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں اسلئے میں احباب کو یہ نصیحت بھی کرتا ہوں کہ وہ احمدیت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے رہیں۔ احمدیت کی زندگی اور اس کے تاریخی پہلو کو نظروں سے کبھی اوجھل نہ ہونے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کے ساتھ احمدیت قائم ہوئی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچپن سے ایسی فطرت پائی تھی کہ آپ اسلام سے پیار اور قرآن کریم کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ خدا اور رسولِ خدا کی محبت میں آپ کا دل گداز رہتا تھا۔ آپ کو کھانا بھی وقت پر نہیں ملتا تھا بلکہ بسا اوقات گھر والے آپ کو باسی روٹی اور سالن بھجوا دیتے تھے۔ اس کسمپرسی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدمتِ اسلام کے عظیم کام کے لئے چُنا۔ آپ نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا اور یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ ایسی بشارتیں تھیں کہ آپ کے خلاف حسد اور مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ ابھی آپ نے جماعت نہیں بنائی تھی اور نہ بیعت لی تھی کہ آپ کے خلاف مخالفت کے طوفان اٹھ کھڑے ہوئے۔

غرض بے کسی کی حالت میں ایک آدمی نے اعلان کیا تھا کہ میں مسیح ہوں اور تمام دنیا اس کے خلاف متحد ہو گئی لیکن اپنوں اور بیگانوں کی پُرزور مخالفتوں کے باوجود آج ایک سے ہم ایک کروڑ بن چکے ہیں۔ یہ ہے ہماری تاریخ جس کا مطالعہ ہمارے لئے ازبس ضروری ہے تا کہ ہمیں پتہ لگتا رہے کہ احمدیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا ۱۹۶۵ء میں میرے انتخاب خلافت کے وقت صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ ۲۴ لاکھ روپے تھا لیکن پچھلے سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸۰ لاکھ روپے آمد ہوئی جو تین گنا سے بھی زیادہ ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ حضور نے آخر میں فرمایا تاریخ احمدیت کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دوست اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزاریں۔ اس سے انہیں بے انداز برکتیں حاصل ہوں گی کیونکہ خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے والے نقصان نہیں اٹھایا کرتے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور کا یہ نہایت ہی بصیرت افروز خطاب اختتام پذیر ہوا۔ پھر دو منٹ کے بعد پہلے روزہ کی افطاری ہوئی۔ احباب نے مشن ہاؤس میں روزہ افطار کیا اور دوہری برکتوں سے مستفید ہوئے۔ اس موقع پر قریباً ڈیڑھ سو احمدی دوست اور ان کے بیوی بچے موجود تھے۔ عورتوں نے میٹنگ ہال میں حضور کی تقریر سنی اور وہیں روزہ افطار کیا۔ ایک غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ سب جہانوں اور قیامت تک کے لئے مبعوث کئے گئے۔ آپ پر ایمان لانے والے تا قیامت پیدا ہوتے رہیں گے آپ کی مخالفت بھی تا قیامت جاری رہے گی۔ اسلام کے منصوبے بنتے رہیں گے اور قراردادیں بھی پاس ہوتی رہیں گی لیکن خدا تعالیٰ اپنی سنت اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کے مطابق انبیا اور ان پر ایمان لانے والوں کو کامیابی عطا فرماتا رہے گا۔ اور کفار ذلیل و خوار ہوتے رہیں گے۔ آپ کے مشن کو جاری رکھنے کے لئے ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ مجدد بھیجتا رہے گا۔

حضرت مسیح ناصری ایک قوم کے لئے مبعوث ہوئے آپ کا کام بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کرنا۔ حضرت موسیٰؑ کی شریعت کو ان میں از سر نو نافذ کرنا اور ان کو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دینی تھی جیسا کہ انجیل میں ہے:

"مجھے تم سے اور بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔"

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲ تا ۱۴)

آپ پر ایمان لانے والے بھی پیدا ہوئے اور آپ کے مخالفین بھی اٹھ کھڑے ہوئے مخالفین اور مفسدین نے ایک قرارداد کے ذریعے آپ کو صلیب پر چڑھایا تا آپ پر لعنتی موت وارد ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو صلیب پر زندہ رکھا اور آپ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں ایران افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے اور اپنے مشن کو پورا کرنے کے بعد وہیں وفات پا کر مدفون ہوئے۔ آپ کو لعنتی موت مارنے والوں کے لئے خود لعنت مقدر ہو گئی۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ بتایا گیا ہے تمام جہانوں اور تمام اقوام کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ کی مخالفت بھی ہوئی۔ آپ نے جب خدائے واحد کی تبلیغ شروع کی۔ لوگوں کو شرک سے روکا تو پہلے اہل مکہ نے مخالفت کی۔ آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو "صابی" کہا جانے لگا اور ان پر انتہائی مظالم ڈھائے گئے۔ ان مظالم کے باوجود جب کفار کو ناکامی ہوئی اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی آواز کو نہ دبا سکے تو انھوں نے قراردادوں کا سہارا لیا۔ سرداران قریش ولید بن مغیرہ کے مکان پر اکٹھے ہوئے۔ معاملہ پیش کیا گیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صابی ہو گیا ہے اس نے اور اس کے ماننے والوں نے اپنا آباؤ اجداد کا مذہب چھوڑ دیا ہے یہ لوگ ہمارے خداؤں کو برا کہتے ہیں اور ایک خدا پر ایمان لانے کی تلقین کرتے ہیں (نادانوں کے ذہن ماؤف ہو چکے تھے) انھوں نے سوچا کہ ہر نبی نے خدائے واحد کا پیغام سنایا تھا۔ کیا حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ نے ایک خدا کی طرف نہیں بلایا تھا۔ وہ یہ بھی بھول گئے کہ خدائے واحد کے خلاف سازشیں کرنے اور قراردادیں پاس کرنے والوں کا کیا حشر ہوا۔ بعض سیلاب کی نذر ہو گئے بعض کو مسلسل تیز چلنے والی ہوا نے تباہ و نابود کر دیا اور ایسی اقوام بھی تھیں جن کو زلزلوں نے تہہ و بالا کر دیا۔ ایک لمبی بحث کے بعد قرارداد پاس ہوئی کہ:-

"جب باہر سے لوگ حج کے لئے آئیں تو ان کو کہا جائے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی سحر کاری سے باپ کو بیٹے سے۔ بھائی کو بھائی سے۔ خاوند کو بیوی سے جدا کر دیا ہے اس کے قریب مت جاؤ۔ اس کی باتیں مت سنو!"

چنانچہ حج کے موقعہ پر قریش کے بچے بچے کی زبان پر یہی الفاظ تھے۔ تو کیا ان کی ان حرکات سے اندھیرا روشنی پر غالب آ سکا؟ کیا شرک کی گھٹائیں۔ خدائی نور کو چھپا سکیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ البتہ نور کی شعاعیں۔ شرک کی گھٹاؤں کو چیرتی ہوئی انسانی قلوب کو روشن کرتی رہیں؟ یہ تھی کفار کی اسلام کے خلاف پہلی قرارداد۔

قریش کہاں نچلے بیٹھنے والے تھے ناکامی و نامرادی اور لعنت ان کا مقدر بن چکی تھی۔ ظلم جو انھوں نے صحابہ کرامؓ پر ڈھائے ان سے ان کی تسلی نہ ہوئی تو انھوں نے باہر کی حکومتوں کا سہارا ڈھونڈا۔ چند صحابہؓ نے جب حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں آرام و سکون کی زندگی بسر کر رہے تھے تو قریش نے ایک اور قرارداد پاس کی۔ اس قرارداد کے تحت دو آدمیوں پر مشتمل ایک وفد قیمتی تحائف لے کر نجاشی کے دربار میں پہنچا تا کہ مسلمانوں کو حبشہ سے واپس لا کر اپنے مظالم کا تختہ مشق بنائیں۔ کفار نے ایک تدبیر کی۔ خدا تعالیٰ ان کو تدبیر پر عملی جامہ پہنانے کی مہلت دیتا رہا۔ پھر خدائی تدبیر نے عجیب سماں پیدا کر دیا۔ کفار کی شکایت پر نجاشی نے مسلمانوں کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ دوسری باتوں کے علاوہ اس نے وہ کلام جو حضرت محمدؐ پر نازل ہوا سننا چاہا تو حضرت جعفر بن ابی طالب نے سورۃ مریم کی پہلی چند آیات تلاوت کیں جنھیں سن کر نجاشی بے ساختہ پکار اٹھا کہ:-

"خدا کی قسم یہ کلام اور ہمارے مسیحؑ کا کلام ایک ہی منبع کے نور کی کرنیں معلوم ہوتی ہیں۔"

اور وفد سے کہا:-

"تم واپس جاؤ! میں ان لوگوں کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا۔"

یہاں بھی خدا تعالیٰ کی تدبیر منکرین پر غالب آئی۔ وہ روسیاہ ہو گئے۔ یہ تھی اہل مکہ کی دوسری قرارداد۔

ہرقل شاہ روم نے بھی ابوسفیان سے یہ کہہ کر کہ:-

"اللہ کے رسولوں کو (شروع شروع میں) غریب لوگ ہی مانا کرتے ہیں۔"

کفار اور منکرین کے چہروں پر سیاہی مل دی۔ قریش اپنی سازشوں میں بڑھتے گئے اور ان عملی جامہ پہنانے کے لئے کئی قراردادیں پاس کیں۔ کبھی یہ قراردادیں شعب ابی طالب میں مسلمانوں کو محصور کرنے کی شکل میں پوری ہوئیں۔ کہیں جنگ بدر کی شکل میں ظاہر ہوئیں۔ جس میں قریش کے جگر گوشے چن چن کر ہلاک کئے گئے۔ کہیں جنگ احد کا جامہ پہنا اور کہیں جنگ خندق کے روپ میں ابھریں۔ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کے محلات کی بشارت دی گئی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرمان يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا کے مطابق کفار کو ڈھیل دیتا رہا اور مسلمانوں کو دعا اور صبر کی تلقین فرماتا رہا۔ جب کفار کی سازشیں اور ان کی طرف سے اذیتیں انتہا کو پہنچ گئیں تو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اَكِيْدُ كَيْدًا کا روح پرور نظارہ دکھایا کہ رحمۃ للعالمین دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ اور عاجزانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے۔ سرداران قریش اور ان کی اولادیں زندہ تھیں۔ خدائے واحد کے آستانہ پر جھک گئیں۔ منصوبے بنانے اور قراردادوں کے پاس کرنے والوں (جو زندہ تھے) اور ان کی اولادوں نے خدا تعالیٰ کا فرمان

"اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا"

کس شان سے پورا ہوتے دیکھا۔

اہل مکہ اور عرب کے مختلف قبائل سینکڑوں خداؤں کی مدد کے زعم میں خدائے واحد کے خلاف تیر آزما تو تھے ہی یہود نے بھی ان کے ساتھ مل کر اپنی قسمت آزمائی۔ انھوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے پاس دولت کی کمی ہے۔ سامان جنگ برائے نام ہے الخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو کسی دنیاوی قوت کی کوئی مدد نہیں۔ قیصر و کسریٰ جیسی جاہ و حشمت کی مالک سلطنتوں نے سازباز کی اور مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا مضبوط ہاتھ آگے بڑھا اور اَکِیْدُ کَیْدًا کا نظارہ کرتے ہوئے یہ سلطنتیں مسلمانوں کے قدموں میں ڈال دیں۔

انبیاء کے خلاف منکرین و کفار کے منصوبے خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے مضبوط ہاتھوں سے ریزہ ریزہ کرتا رہا۔ منصوبے ہی ریزہ ریزہ نہیں کئے ان کا سہارا لینے والے بھی ریزہ ریزہ ہو گئے۔ ان کے جسموں کو بھوسے کی طرح کر دیا اور مسلمانوں کو ان کے انجام کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

"یقیناً جہنم (ان لوگوں
کی) گھات میں لگی ہوئی ہے
(اور) سرکشوں کے لئے ٹھہرنے
کی جگہ ہے۔

اور جو عبرت کے لئے زندہ رکھے گئے ان کے لئے خدائی فیصلہ یہ ہے کہ:

"وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ"
(البروج۔ ۱۱)

یعنی اس دنیا میں بھی انہیں (دل) جلانے والا عذاب ملے گا۔

کتنا عظیم عذاب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ ان کے دل ہر وقت اس بات پر کڑھتے رہیں گے اور وہ کہیں گے۔ کہ ہمارے جاری قرار دادوں نے ہمیں فائدہ نہ پہنچایا نہ ہمارے خود ساختہ خدا ہی کام آئے اور نہ ہی تثلیث کے پجاری ایک خدا کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قریش اور دیگر منکرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے کیوں چڑتے تھے۔ آپ کے خلاف دشمن قبائل کو کیوں اکساتے تھے انہوں نے یہود اور عیسائیوں کے ساتھ مل کر منصوبے اور سازشیں کیوں کیں۔ لیکن جب آپ پر ایمان لانے والے نہایت ہی اقلیت میں تھے۔ ظاہرہ مال و دولت کا فقدان تھا۔ جب خون ریزیاں گزاردے اور مفتوں بھوکے رہ کر کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتے تھے۔ ظاہرہ طور پر عداوت اور دشمنی کی کوئی وجہ نہیں تھی اس کا جواب ہمارا بہت ہی پیارا خدا خود دیتا ہے۔ فرمایا:-

"وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ
اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝
البروج: ۹

یعنی منکران سے صرف اس لئے دشمنی کرتے تھے کہ وہ غالب (اور) سب تعریفوں کے مالک اللہ پر ایمان کیوں لائے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے غالب ہونے کے سینکڑوں جلوے دکھائے جہاں ان جلوؤں کو دیکھ کر سعید روحیں ایمان لے آئیں وہاں منکرین و کفار کی آنکھوں پر پردے رہے۔ کیا خدا نے اس وقت اپنے غالب ہونے کا جلوہ نہیں دکھایا جب قریش کے نوجوانوں کی کڑی نگرانی اور پہرہ کے باوجود رحمۃ للعالمین نے فرشتوں کی حفاظت میں رات کو مکہ سے ہجرت فرمائی۔ کیا اس وقت کفار نے خدا تعالیٰ کو غالب ہوتے نہیں دیکھا جب پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھی حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ غارِ ثور میں تشریف فرما تھے۔ دشمن غار کے منہ پر پہنچ کر ناکام واپس لوٹا۔ کون ہے جو انکار کر سکے کہ جب جنگ بدر میں کفار ایک ہزار تربیت یافتہ اور سامان جنگ سے لیس۔ اس وقت مسلمانوں کی اقلیت جو جنگی فنون کے لحاظ سے غیر تربیت یافتہ تھی اور سامان جنگ نہ ہونے کے برابر تھا اس یقین سے پر تھی کہ خدا تعالیٰ تمام عالم پر غالب ہے۔ خدا نے ایسی ایسی کامیابی عطا کی کہ ابوجہل جیسا فرعون طبیعت انسان جبکہ اس کے ارد گرد ماہر تیر انداز تھے دو معصوم بچوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ مسلمانوں کی اس کامیابی نے ہمیشہ کے لئے اسلام کا رعب پیدا کر دیا۔

اسلام کی گزشتہ تاریخ اور آج کی آنکھ بھی دیکھ رہی ہے کہ خدا غالب ہے اس کے فرستادہ غالب ہیں اور اس کے انبیاء پر ایمان لانے والے بھی غالب ہیں اور غالب رہیں گے (انشاء اللہ) جب ہم دیکھتے ہیں کہ قیصر و کسریٰ کی سرزمین جہاں کفار غرور سے چلتے تھے آج وہاں مسلمانوں کے پر امن قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہے۔ جہاں بتوں خداؤں کی آواز گونجتی تھی آج وہاں اللہ اکبر کی آواز گونج رہی ہے جہاں رحمۃ للعالمینؐ کے دشمن اسلام کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے آج ان کے دل زبان اقرار کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں۔

ہمارے دل اس یقین سے پر ہیں اور اس یقین کو ہم سے کوئی طاقت نہیں چھین سکتی کہ خدا غالب تھا، غالب ہے اور غالب رہے گا۔ اس پر ایمان رکھنے والوں کے خلاف جتنے منصوبے کئے جائیں گے ہمارا پیارا اور سچا خدا ان کو حرف غلط کی طرح مٹا دے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے نیک بندے ہمیشہ کامیاب ہوں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ یہ خدائی فیصلہ ہے اور خدا کا فیصلہ کبھی نہیں ٹلتا۔ ٭

پیارے والدین کی یاد میں!

محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور

سولہ سال قبل ۲۱ رمضان المبارک کو میرے والد محترم اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انہوں نے احمدیت کے مطالعہ میں چھ ماہ صرف کئے اور اس دوران اللہ تعالیٰ کے حضور بھی کثرت سے دعائیں کیں کہ انہیں نور ہدایت عطا ہو۔ پھر جبکہ بعض بشارتوں کے ذریعہ ان پر احمدیت کی سچائی کھل گئی تو اس راہ میں وہ ثابت قدمی اور صدق دکھایا کہ بعد میں آنے والی تمام آزمائشوں اور ابتلا کے وقت بھی ان کا قدم ذرا بھی نہ ڈگمگایا۔ ان پر سب سے بڑی آزمائش اس وقت آئی جب ہندوستان کی حکومت نے جارحانہ حملہ کر کے ۱۹۴۸ء میں دولت آصفیہ کا خاتمہ کر دیا اور چند سال گزرنے کے بعد حکومت ہند کا مروجہ قانون انکم ٹیکس نافذ ہوا مگر اس طرح کہ مطالبات ۱۹۴۸ء سے نافذ کئے گئے۔ چونکہ والد صاحب ذاتی اور خانگی اخراجات پر ایک مقررہ رقم خرچ کرنے کے بعد جو کچھ بچتا وہ اسلام کی تبلیغ اور تالیف قلوب پر خرچ کرتے تھے لہٰذا کوئی رقم بھی اس مقصد کے لئے پس انداز نہ کرتے کہ داشتہ آید بکار۔

غرضیکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "الفقر فخری" کا عملی نمونہ قائم کرنے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء کے چند سال بعد حکومت ہند نے ان پر لاکھوں روپیہ کا انکم ٹیکس کے بقایا کا مطالبہ کر دیا اور ساتھ ہی انکم کے افسروں نے ان سے پوچھ گچھ شروع کر دی کہ بتاؤ تمہاری اور کیا کیا آمدنی ہوتی ہے۔ (یعنی اس آمدنی کے علاوہ جو حکومت کے کاغذات میں آچکی ہے)

چنانچہ محترم والد صاحب نے خوب سوچ سوچ کر بہت سی رقم حکومت کے اہلکاروں کو بتائی۔ بعض افسروں نے ان کو اشارۃً یہ بھی کہا کہ تم کہہ دو کہ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں۔ مگر والد صاحب نے ایسا بیان دینے سے انکار کر دیا اور اس پر انکم ٹیکس کا مزید اور زیادہ رقم کی جس کی ادائیگی میں ان کا آبائی مکان و کارخانہ اور دیگر وسائل آمدنی گورنمنٹ نے ضبط کر کے فروخت کر دیئے۔ غرضیکہ ایسی آزمائش کے وقت میں بھی تقویٰ کی راہوں کو نہ بھلایا۔ آپ نے اپنے آبائی مکان کا ایک حصہ جو انہوں نے احمدیہ مسجد یا مرکز نماز کے لئے ذاتی طور پر وقف کر رکھا تھا۔ یہ ان کے اخلاص کا ہی نتیجہ تھا کہ یہ مرکز اب بھی آباد ہے اور پنجوقتہ نماز اور درس قرآن و کتب حضرت مسیح موعود اور رمضان میں اعتکاف اور تراویح کی برکتوں سے معمور ہے۔

محترم والد صاحب نے اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کی کہ ان میں سے دو چند کے جو کسی ٹھوکر کی وجہ سے بھٹک گئے باقی تمام اپنے اندر احمدیت کا حقیقی ایمان اور جوش رکھتے ہیں اور تبلیغ اور مالی قربانی اور دیگر بدعات سے اجتناب اور ان تمام باتوں سے دور رہنے والے ہیں جن سے تحریک جدید کی روح مجروح ہوتی ہے۔ سب کو تمباکو نوشی، سینما بینی سے دلی بیزاری ہے جیسا کہ آج سے چالیس سال قبل جماعت کے بیشتر مردوں اور عورتوں میں نظر آتا ہے محترم والد صاحب کے زیر تربیت رہنے والے احمدی مرد و عورت صبغۃ اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھاتے ہیں فخر محسوس کرتے ہیں۔

یہی کیفیت میری والدہ صاحبہ کی تھی کہ احمدیت کو سمجھنے کے بعد انہوں نے اپنے آبائی مذہب یعنی شیعیت اور اسماعیلیت کی ہر قسم کی بدعات کو یکلخت ترک کر دیا اور اپنے اندر احمدیت کی تبلیغ کا ایسا جوش پیدا کیا کہ عورتوں کی ہر محفل میں نہایت خوش انداز پیرایہ میں احمدیت کا ذکر چھیڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچاتیں اور یہ امر ان کی راہ میں قطعی مانع نہ ہوتا کہ ایک ایسی مخلوط (یعنی احمدی اور غیر احمدی) یا خالصۃً غیر احمدی عورتوں کے مجمع میں جہاں ہلکی پھلکی خوش کلامی ہو رہی ہو۔ مذہب جیسے مضمون کا ذکر چھیڑ دیں۔

اسی طرح ہر موقع پر وہ احمدی خواتین کے اندر دینی روح کو بیدار کرتیں اور لجنہ اور سیرۃ النبیؐ اور دیگر تبلیغی امور پر جلسے کروانے میں کبھی کوتاہی نہ کرتیں اور خود اپنے ہاتھ سے دینی لٹریچر پہنچاتیں اور انہیں بیدار کرتیں۔

میں احباب سے درخواست کرتی ہوں کہ مرحومین کی روحوں کی بلندی درجات اور حصول رضائے الٰہی کے لئے دعا کریں۔ نیز ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے بھی دعا کریں۔

(۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوپن ہیگن میں اہم دینی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

عیسائی نوجوان جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ربوہ بھی گئے تھے حضور کی تقریر کے وقت موجود تھے۔ نماز عشاء کے بعد حضور نے اُن سے مصافحہ فرمایا اور تھوڑی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے دل کو قبولیتِ اسلام کے لئے کھول دے۔
اس روز حضور سے ملاقاتوں کا سلسلہ قریباً سارا دن جاری رہا۔ سبھی احباب اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور مفید مشوروں اور قیمتی نصائح سے مستفید ہوتے رہے۔ لاریب یہ دن اُن کے لئے عید سے بڑھ کر خوشیوں کا دن تھا جس میں وہ اپنے نہایت ہی پیارے آقا حضرت اقدس کی دید و ملاقات، آپ کی شفقت اور پیار، آپ کے رُوح پرور کلمات اور زریں نصائح سے مسرور و مستفیض ہوئے۔

عجائب گھر کی سیر

۷؍اگست۔ حضور صبح سے دوپہر تک دفتری ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے جو اس روز لندن سے برادرم حمید اللہ صاحب آف ہنسلو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔
بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ بنصرہ اراکین قافلہ کے ساتھ Roskilde (راس کلے) میں وائی کنگ کے جہازوں کا عجائب گھر دیکھنے تشریف لے گئے۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب اور اُن کی بیگم صاحبہ، مکرم سوینڈ ہینسن صاحب اور حمید اللہ صاحب لندن بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ وائی کنگز (Vi Kings) ڈنمارک کے قدیم بادشاہ تھے۔ ان کے جہازوں کے پرانے ڈھانچے، تہذیب، تمدن اور امن اور جنگ کے مختلف نمونے اس عجائب گھر کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

فریڈرکس سُنڈ میں تشریف آوری

عین ساحل سمندر پر واقع اس دلچسپ عجائب گھر کو دیکھنے کے بعد حضور ایدہ اللہ ایک قریبی مقام فریڈرکس سُنڈ میں برادرم مکرم مبین الحق خان صاحب (ابن مکرم حاجی نصیر الحق خان صاحب لاہور) کے مکان پر تشریف لے گئے جو CILICON ریسرچ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور یہاں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ مقیم ہیں۔ انہوں نے کل مشن ہاؤس میں ملاقات کے دوران حضور کی خدمت اقدس میں ازراہِ شفقت انکے گھر تشریف لانے اور برکت بخشنے کی درخواست کی تھی۔

اس موقع پر مقامی پریس کا ایک نمائندہ اور فوٹو گرافر اور فری لانس صحافی مسٹر ہارلے فوچ بھی موجود تھے۔ مسٹر ہارلے بھی اسی شہر میں رہائش رکھتے ہیں وہ بھی اس موقع پر موجود تھے۔ اس دوران پریس رپورٹر نے جماعت احمدیہ اور اسلام کی عالمگیر تعلیم سے متعلق چند سوال کئے۔ حضور نے قریباً نصف گھنٹے تک جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے نتائج پر روشنی ڈالی۔
آخر میں حضور نے احباب سمیت دعا کی۔ مسٹر ہارلے چونکہ ربوہ میں حضور کے مہمان رہ چکے ہیں اور حضور کی مہمان نوازی سے بہت متاثر اور معترف ہیں اسلئے طبعاً چاہتے تھے کہ اس موقع پر حضور اُن کے گھر تشریف لے جائیں۔ چنانچہ حضور اُنکے مکان پر تشریف لے گئے جو زیادہ دور نہیں تھا۔ حضور تھوڑی دیر مسٹر ہارلے کے گھر میں ٹھہرے اور اُن کی دلچسپیوں کے بارہ میں گفتگو کرتے رہے۔ مسٹر ہارلے نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ حضور کی ڈنمارک میں تشریف آوری اور احمدیت کے متعلق عنقریب کسی رسالے یا اخبار میں مضمون لکھیں گے۔

ڈنمارک کے پریس کی خبریں

اگلے روز فریڈرکس سُنڈ کے ایک مقامی اخبار نے حضور کی تصویر کے ساتھ "حضرت خلیفۃ المسیح کی فریڈرکس سُنڈ میں تشریف آوری" کے عنوان سے لکھا کہ "۲۸ سالہ پاکستانی نوجوان مسٹر مبین الحق خان اور ان کی بیگم کی درخواست پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ان کے فلیٹ میں تشریف لائے جو ایک کروڑ سے زیادہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے امام ہیں"۔
اخبار نے مزید لکھا کہ "جماعت احمدیہ جس کی ۱۸۸۹ء میں بنیاد رکھی گئی تھی اسلامی عقائد پر سختی سے یقین رکھتی ہے اور قرآن کریم کے ہر ہر لفظ کی صحت پر اس کا یقین ہے۔ یہ جماعت جس کا مرکز ربوہ پاکستان میں ہے بین الاقوامی حیثیت کی مالک ہے۔ ایک کروڑ سے زائد مسلمان احمدی دنیا کے ۱۲۵ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں"۔
علاوہ ازیں کوپن ہیگن کے ایک اخبار Vestegnen نے اپنی ۸؍اگست کی اشاعت کے دوسرے سیکشن کے صفحہ ۲ کے پورے صفحہ پر حضور کے انگریزی خطاب کے متعلق حضور ایدہ اللہ اور بعض دوسرے احباب کی تصویروں کے ساتھ مضمون شائع کیا۔ اس کا ترجمہ میسر نہیں آسکا کیونکہ اسی روز ہیمبرگ روانگی تھی۔
کوپن ہیگن کے کئی دوسرے اخباروں نے بھی حضور کے دورے کے متعلق خبریں شائع کی ہیں ٭

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم عطاء الرحیم صاحب بیت العطاء دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری رضی وفات پا چکے ہیں۔ والد صاحب مرحوم کی امانت تحریک جدید میں "ماہنامہ الفرقان" کے نام پر ۲۳۴۶/۶۸ موجود ہیں۔
استدعا ہے کہ امانت مذکور منیجر الفرقان کے نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ میں منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو ۱۵ یوم تک دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

۲۔ مکرم نفیس احمد صاحب محلہ دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حافظ شفیق احمد صاحب ولد حافظ محمد ابراہیم صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۷ واقع محلہ دار العلوم غربی ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔
میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) امۃ الرحیم بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) امۃ الحی فرحت صاحبہ دختر مرحوم۔
استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور ہم تینوں وارثان مرحوم کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ والد صاحب مرحوم موصی تھے۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

تلاش گمشدہ

مکرم سعی محمد صاحب آف مرالہ تحصیل پھالیہ مورخہ ۴؍ستمبر سے لاپتہ ہیں۔ ان کے اہل و عیال اور عزیز و اقارب شدید پریشان ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے بارے میں علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوراً خاکسار کو اطلاع دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مدرسہ چھٹہ کے بعض احباب نے انہیں دیکھا ہے۔ اگر انہیں اس بارہ میں علم ہو تو وہ بھی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

(بشیر احمد ایم۔ اے، بی ایڈ۔ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ضروری اطلاع

نصرت انڈسٹریل سکول ۹؍ستمبر کو کھل چکا ہے۔ ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لئے داخلہ شروع ہے۔
کھلا کام سیکھنے کیلئے اور سپیشل کام سیکھنے کیلئے بھی داخلہ ہو رہا ہے اور آرڈر پر کام بھی ہو رہا ہے۔
بچیاں داخلے کے لئے تشریف لے آئیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بچی طاہرہ بشیر چار پانچ ماہ سے علیل چلی آرہی ہے احباب جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری بشیر احمد دار الصدر شمالی ربوہ)

۲۔ میں کافی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہوں۔ پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب سے عاجزانہ التماس ہے کہ میری کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(ٹھیکیدار چراغ دین ۱۸/۲ دار النصر شرقی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے اسے کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے

جس بندے کو خدمتِ دین کی توفیق ملتی ہے اس کے مدارج کو بلند کر دیا جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ۔ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس رکوع میں اللہ تعالیٰ ایک تمثیل بیان فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے اموال خرچ کرو گے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا جس کی طرف وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ میں اشارہ ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بے شک بڑی قربانیاں کی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے رسول کا پہلا خلیفہ بنا کر انہیں جس عظیم الشان انعام سے نوازا اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے بہت کچھ دیا مگر انہوں نے کتنا بڑا انعام پایا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی جو کچھ خرچ کیا اس سے لاکھوں گنا زیادہ انہوں نے اسی دنیا میں پا لیا۔ اسی طرح ہم فرداً فرداً صحابہؓ کا حال دیکھتے ہیں تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ہی دیکھ لو جب وہ فوت ہوئے تو ان کے پاس تین کروڑ روپیہ جمع تھا۔ اس کے علاوہ وہ اپنی زندگی میں وہ لاکھوں روپیہ خیرات کرتے رہے۔ اسی طرح صحابہؓ نے اپنے وطن کو چھوڑا تو ان کو بہتر وطن ملے۔ بہن بھائی چھوڑے تو ان کو بہتر بہن بھائی ملے۔ ماں باپ کو چھوڑا تو ماں باپ سے بہتر محبت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی جزائے نیک سے محروم نہیں رہا۔

وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ کہہ کر بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام دینے میں بخل تو تب ہو جبکہ خدا تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو مگر وہ تو بڑی وسعت والا اور بڑی فراخی والا ہے اور پھر وہ علیم بھی ہے جانتا ہے کہ وہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص کروڑوں گنا انعام کا بھی مستحق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے یہ انعام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ دنیا میں ہم روزانہ یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ زمیندار زمین میں ایک دانہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سات سو دانے بنا کر واپس دیتا ہے۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو محدود ماننا پڑتا۔ جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا اسی لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو گنا بدلہ ملے گا اور زیادہ کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اسکے انواع کی کوئی انتہا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو انجیل میں صرف اتنا فرمایا تھا کہ "اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں" (متی باب ۶ آیت ۲۰) لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے خزانہ میں اپنا مال جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ اسے کوئی چرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم ایک کے بدلہ میں سات سو انعام ملیں گے اور اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ پھر حضرت مسیحؑ کہتے ہیں وہاں نقد کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سو گنا ہو کر واپس ملتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں مگر وہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اگر کسی کام کے کرنے کا انہیں موقع دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ ان کے مدارج کو بلند کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی کو دنیا میں بھیجتا ہے تو اسے نئے سرے سے ایک جماعت قائم کرنی پڑتی ہے مگر اس کی ابتداء ایسی ہوتی ہے کہ دنیا اسے دیکھ کر یہ خیال بھی نہیں کر سکتی کہ وہ کامیاب ہو جائے گا لیکن خدا تعالیٰ اس کے ذریعے دنیا کے نظام کو بدل دیتا ہے۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہوتا ہے کہ ایک زندہ خدا موجود ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ انبیاء کے زمانہ میں ان کی قوموں اور امتوں کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ دین کی خدمت کریں۔ چونکہ وہ وقت ایک نئی دنیا کی تعمیر کا ہوتا ہے اس لئے لوگوں کو قربانیوں کا موقع دیا جاتا ہے اور وہی وقت ثواب کے حصول کا ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ بقرہ صفحہ ۶۰۴، ۶۰۵)

ضرورت اسٹاف

نور ہسپتال النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸ کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ اپنی جماعت کے صدر یا امیر مقامی کی تصدیق کے ساتھ خود آئیں یا درخواست دیں۔

۱۔ نرس۔ (ٹرینڈ مڈوائف بمع تجربہ) ایک عدد
۲۔ مالی .... ایک عدد
۳۔ خانساماں (گھر کے لئے) .... ایک عدد

معقول تنخواہ کا تعین قابلیت اور تجربہ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

انچارج نور ہسپتال ۱۱/۱۹- 3-T النور سوسائٹی
فیڈرل بی ایریا۔ کراچی ۳۸

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

میری بیٹی عزیزہ فرزانہ چوہدری کا نکاح ہمراہ عزیزم چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب بیچہ آف گجو چک ضلع گوجرانوالہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۸ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھا تھا۔

بعد ازاں ۲۴ اپریل ۱۹۷۸ء کو عزیزم نذیر احمد کے وینکوور پہنچنے پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دعا صدر جماعت احمدیہ وینکوور مکرم عبدالحی صاحب نے کرائی۔ ۲ر مئی ۱۹۷۸ء کو شام چھ بجے وینکوور کے ایک مقامی ہال میں دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں دو سو سے زائد مقامی و گرد و نواح کے احمدی وغیر احمدی احباب نے شرکت کی۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے اور باعثِ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(نصر اللہ خان ولد چوہدری شکر اللہ خان صاحب وینکوور کینیڈا)

ہفتہ وصولی وقفِ جدید دفتر اطفال

۲۴ تا ۳۰ ستمبر ہفتہ وصولی وقفِ جدید دفتر اطفال منایا جا رہا ہے۔ قائدین اور ناظمین مجالس سے گزارش ہے کہ ہفتہ وصولی کامیاب بنانے کے لئے خصوصی پروگرام تشکیل دیں نیز کوشش فرمائیں کہ ہر طفل اور ناصرہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہو اور تدریجاً وصولی سو فیصد

ربوہ (سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)